سوال

(309) حمل کی حالت میں طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کواس کے خاوند نے طلاق دیدی جبکہ وہ حاملہ تھی ۔ تقریباً طلاق کے ڈیڑھ ماہ بعد وضع حمل ہوا۔ کیا رجوع ممکن ہے اگر رجوع ممکن نہیں تو دوران عدت اپنے اخراجات اور بچے کی پیدائش کا خرچہ لے سکتی ہے، نیز نوزائیدہ بچے کا ذمہ دار کون ہے جبکہ والدہ اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی ۔ اس کے علاوہ نکاح کے وقت جو عورت کو والدین کی طرف سے سازوسامان دیا گیا تھا یا خاوند کو سسرال کی طرف سے جو تحائف دیے گئے تھے، ان کی واپسی کا مطالبہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو رجعی طلاق دی ہے تو عدت کے دوران اسے رجوع کرنے کا حق ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''ان کے خاوند اگر صلح کرنا چاہیں تو دوران عدت اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں''۔ [۲/البقرہ: ۲۲۸]

اگر عدت گزر جائے تو ایک دوسری شکل ہوگی وہ یہ کہ اگر بیوی آنے پر آمادہ ہو تو نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح جدید ہوگا کیونکہ عدت کے گزرنے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں پہلے خاوند سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ معروف طریقہ سے آپس میں نکاح کرنے پر راضی ہوں۔'' [۲/البقرہ: ۲۳۲]

صورت مسئولہ میں عورت بوقت طلاق حاملہ تھی اور حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔'' [۶۵/الطلاق: ۴]

مذکورہ عورت کا طلاق کے بعد وضع حمل ہو چکا ہے، جس کے ساتھ ہی اس کی عدت بھی ختم ہو چکی ہے چونکہ نکاح بھی ختم ہو چکا ہے اب رجوع کی صرف ایک صورت ہے کہ اگر لڑکی اپنا گھر بسانے پر آمادہ ہے تو تجدید نکاح سے ایسا ممکن ہے لیکن اس کے متعلق عورت پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا، کیونکہ اب معاملہ عورت کی صوابدید اور رضامندی پر موقوف ہے ۔

دوران عدت خاوند کو اپنی مطلقہ بیوی کے جملہ اخراجات بھی برداشت کرنا ہوں گے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور اگر (مطلقہ عورتیں) حمل سے ہوں تو وضع حمل تک ان کا خرچہ دیتے رہو۔'' [۶۵/الطلاق: ۶]

اس کے علاوہ وضع حمل پر اٹھنے والے اخراجات کا بھی خاوند سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ عورت نے بچہ خاوند کا ہی جنم دیا ہے بچے کی پیدائش کے بعد جب تک ماں بچے کو دودھ پلاتی

رہے گی تو اس کے جملہ اخراجات بھی بذمہ خاوند ہوں گے اور اس سے ان اخراجات کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

''پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے پر دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو۔'' [۶۵/الطلاق: ۶]

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور لباس دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا۔'' [۲/البقرہ: ۲۳۳]

اگر مطلقہ بیوی بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہتی تو اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے۔'' [۲/البقرہ: ۲۳۳]

اندریں حالات صورت مسئولہ میں اگر مطلقہ اس نوزائیدہ بچے کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے تو یہ اس کا حق ہے اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ واضح رہے کہ یہ تمام باتیں اس صورت میں ہیں جب عورت رجوع، یعنی تجدید نکاح پر رضامند نہ ہو اگر وہ رجوع پر راضی ہے تو کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ رجوع نہ ہونے کی صورت میں والدین کی طرف سے اپنی بچی کو جو ساز و سامان دیا گیا۔ خاوند سے اس سامان کی واپسی کا مطالبہ کرنا شرعاًدرست ہے کیونکہ وہ لڑکی کا ذاتی سامان ہے جو اس کے والدین نے اسے استعمال کے لئے دیا تھا طلاق کے بعد خاوند کا اس میں کوئی حق نہیں ہے لیکن جو سامان نکاح کے بعد استعمال ہو چکا ہے یا ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اس کا مطالبہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح سسرال کی طرف سے خاوند کو شادی کے موقع پر تحفہ یا ہدیہ دے کر پھر اس کی واپسی کا مطالبہ کرنا ایسا ہے جیسے کتا اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ شریعت نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
''ہمارے ہاں ہدیہ دے کر واپسی کا مطالبہ کرنے والے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی بری مثال نہیں ہے کہ کتا اپنی قے کو چاٹتا ہے۔'' [صحیح بخاری، الھبۃ: ۲۶۲۲]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قے کو حرام جانتے ہیں یعنی ہبہ دے کر واپسی کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔

مختصر یہ ہے کہ حاملہ عورت کو اگر طلاق دی جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ دوران عدت نکاح جدید کے بغیر رجوع ہو سکتا ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت کی رضامندی سے نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کرکے رجوع ممکن ہے۔ دوران عدت خاوند کو اپنی بیوی کے جملہ اخراجات برداشت کرنا ہوں گے اور بچے کی پیدائش پر اٹھنے والے اخراجات کا بھی وہ خود ذمہ دار ہے۔ شادی کے موقع پر والدین نے جو بچی کو ساز و سامان دیا تھا اس کا مطالبہ خاوند سے کیا جاسکتا ہے، لیکن اس موقع پر خاوند کو جو تحائف وغیرہ دیے گئے ہیں ان کی واپسی کا مطالبہ صحیح نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:325